محمد نوشاد عالم

شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

سلاسل محمدیہ

جس میں سلاسل مشہورہ طریقہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ کے شجرات لکھے ہیں اور حضرت قبلۂ عالم قطب زمان مولانا سید محمد علی قدس اللہ اسرارہم کو حصول فیضان اور اجازتِ ظاہری یا بطور اویسیت (یعنی روحانی طور پر) جن بزرگانِ دین سے ہے اس کا بھی مختصر ذکر اس میں ہے جس سے عام مستفیدین اور مریدین سلسلۂ عالیہ رحمانیہ محمدیہ حضرت قبلۂ عالم کے علوئے مراتب و رفعت شان کو معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے متوسلین کے واسطے نہایت ضروری نصائح اور اوراد و وظائف مسنونہ تحریر فرمادیئے ہیں جو ایک سچے طالب کے لیے نہایت مفید ہیں جن پر پورے طور سے عمل کرنا اور بزرگان سلسلہ اور اپنے مرشد کے ساتھ کامل عقیدت و محبت رکھنا ہی نجات کے لیے کافی ہے مزید برآں وہ بشارتیں بھی تحریر فرمادی ہیں جو اس سلسلہ کے متوسلین کے لیے باعث فخر اور سرمایۂ نجات اخروی ہیں۔ برادرانِ طریقت اور عقیدتمندان سلسلہ محمدیہ کے فائدہ کی غرض سے یہ شجرہ طیبہ شائع کیا جارہا ہے۔

ناشر

دارالاشاعت رحمانی، مونگیر (بہار)

تاریخِ اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ
اپریل ۱۹۸۹ء

تعدادِ اشاعت : ۲ دو ہزار (بارہویں مرتبہ)

کتابت : امان اللہ صدیقی

مطبع : شروانی پرنٹنگ پریس، دلّی

قیمت :

ناشر : دارالاشاعت رحمانی، مونگیر (بہار)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بعد حمدِ خداوند و نعت سرورِ انبیاء ننگ اسلاف محمد منت اللہ رحمانی برادرانِ طریقت و عقیدت مندانِ سلسلۂ رحمانیہ محمدیہ سے عرض کرتا ہے کہ شجرۂ طیبہ اس مرتبہ بکمال و تمام جامعیت کے ساتھ بعد اضافہ مضامین ضروریہ چھپوایا گیا ہے تاکہ خاص و عام اس نعمتِ عظمیٰ سے فائدہ اٹھائیں۔ ممکن ہے کہ متوسلین سلسلہ میں سے کسی کو یہ شبہہ ہو کہ ہمارے حضرتؒ کو بیعت و تعلیم اپنے پیر و مرشد سے خاندان نقشبندیہ کی ہے۔ اس لیے اس شجرہ کو نقشبندیہ سے شروع ہونا چاہیے تھا، قادریہ کا ذکر پہلے کیوں ہوا۔ اس کو میں مختصر طور پر ظاہر کر کے حضرت قبلہ کے جامع سلاسل ہونے کی تھوڑی کیفیت لکھ دیتا ہوں۔ جن کو تفصیل دیکھنا ہو وہ ارشاد رحمانی اور افادات محمدیہ ملاحظہ کریں، تاکہ متوسلین سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس شان و مرتبہ کا بزرگ بنایا ہے۔ اور چاروں خاندان کی جامعیت کیوں کر آپ کو حاصل ہوئی ہے۔ حضرت قبلہ کا آبائی خاندان قادریہ ہے اور کمسنی میں صحبتِ بابرکت سے حضرت عالی مرتبت مولانا شاہ کرامت علی صاحب قدس سرہ العزیز کے فیضان قادریہ آپ کو بہت کچھ ہوا ہے، اور آپ نے خاندان قادری کی تعلیم دی ہے۔ پھر عالم واقعہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دیر تک توجہ دی اور خاندانِ مذکورہ کے فیض سے مالا مال فرما کر اسی

خاندان کی اجازت دی۔ غرضکہ ظاہری اور روحانی طور پر ان دونوں بزرگوں نے آپ کو آپ کے آبائی سلسلہ کا وارثِ حقیقی اور جانشین فرمادیا۔ آپ جب کہ اس سلسلہ عالیہ کے فیضان سے بخوبی بہرہ یاب ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس خاندانِ عالیہ اور دوسرے سلاسل کی تکمیل اس طرح فرمائی کہ آپ نے حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب سے حصولِ فیض کے بعد حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب قدس سرہٗ گنج مرادآبادی سے بیعت کی۔ آپ نے خاندان نقشبندیہ کی تعلیم فرمائی اور آپ کی توجہ خاص حضرت قبلہ رح کے حال پر رہی اور خاص بشارتیں آپ کی نسبت دی ہیں۔ اور آپ نے زبانی اور تحریری دونوں طرح پر خاندان قادریہ اور نقشبندیہ کی اجازت دی ہے۔ آخر میں حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خاص عنایت ہوئی اور غائبانہ حصولِ فیضان رہا ہے۔ آپ نے چاروں خاندان یعنی قادریہ[۱]، نقشبندیہ[۲]، چشتیہ[۳]، سہروردیہ[۴] کی اجازت تحریری دی ہے اور بطور اویسیت کے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ (جن کا مزار گلبرگہ شریف علاقہ حیدرآباد دکن میں ہے) کی کامل توجہ اور فیضانِ روحانی سے خاص سلسلہ چشتیہ کی نسبت عطا ہوئی۔ اسی وقت سے حضرت قبلہ رح پر اکثر چشتیت کا غلبہ ہو جایا کرتا تھا۔ آخر میں بعض بعض مقامات پر [illegible]ب ضرورت اس کے متعلق کچھ لکھ دیا گیا ہے اور مرشد کے آداب جن کا لحاظ مرید کے لیے نہایت ضروری ہے، لکھ دیئے گئے ہیں۔ بغیر اس کے مُرید ہرگز فیضیاب اور فائز المرام نہیں ہو سکتا۔ برادرانِ طریقت آخری حصے کو بھی غور سے ملاحظہ کریں۔ اب میں امید کرتا ہوں کہ اس بیان سے حضرت قبلہ رح کے جامع سلاسل ہونے اور شجرۂ قادریہ سے ابتدا ہونے کی وجہ بخوبی سمجھ میں آجائے گی۔ اب شجرہ شروع ہوتا ہے

بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سلسلۃ الذھب

شجرہ علیہ قادریہ مجددیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلِّمۡ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاِسۡمِکَ الۡاَعۡظَمۡ

و بجاہ سیدنا و نبینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

و بجاہ سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

و بجاہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

و بجاہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

و بجاہ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

و بجاہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

و بجاہ سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

و بجاہ سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ

و بجاہ حضرت معروف کرخی قدس سرّہٗ

و بجاہ حضرت ابوالحسن سری سقطی قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت جنید بغدادی قدس سرّہٗ

و بجاہ حضرت ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت عبدالعزیز تمیمی قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت ابوالفضل عبدالواحد قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت ابوالفرج طرطوسی قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت ابوالحسن علی قرشی ہکاری قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت ابوسعید مخزومی قدس سرہٗ

و بجاہ سید الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہٗ

و بجاہ سید شرف الدین قتّال قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت سید عبدالوہاب قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت سید بہاؤالدین قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت سید عقیل قدس سرہٗ

و بجاہ حضرت شمس الدین صحرائی قدس سرہٗ

د بجاہ حضرت گدارحمٰن بن سید ابوالحسن قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت ابوالفضل قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت سید شمس الدین عارف قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت سید گدارحمٰن بن سید محبوب علی قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت سید فضیل قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت سید شاہ اسکندر قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت خواجہ محمد معصوم ایشاں قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہٗ
د بجاہ حضرت مولانا فضل رحمٰن قدس سرہٗ

د بجاہ ہادینا و مرشدنا حضرت مولانا محمد علی
قدسنا اللہ باسرارہم وافاض علینا برکاتہم

شجرہ منظومہ دعائیہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ مجددیہ رحمانیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

فضل کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
سیّد کونین ختمِ انبیا کے واسطے

دستگیرِ بےکساں و شافعِ روزِ جزا
رحمتِ عالم حبیبِ کبریا کے واسطے

جسم کی اور روح کی بیماریوں سے اے حکیم
دے شفا مجھ کو نبیِ مجتبیٰ کے واسطے

یاالٰہی حضرتِ شیرِ خدا یعنی علیؓ
مرتضیٰ زوجِ بتولِ پارسا کے واسطے

بحرِ رحمت ساقیِ کوثر سخی و بابِ علم ۔۔۔ رحم کر مجھ پر خدا ان کی سخا کے واسطے

یا خدا بہرِ حسن رضؓ جن کا تھا یہ خلقِ حسن ۔۔۔ لطف قاتل پر بھی فرمایا خدا کے واسطے

یا خدا بہرِ شہیدِ کربلا حضرت حسین رضؓ ۔۔۔ رہنمائے منزلِ صبر و وفا کے واسطے

عاشقِ داور جوانانِ بہشتی کے امیر ۔۔۔ رہبرِ وادیِ تسلیم و رضا کے واسطے

یا خدا بہرِ امامِ وقت زین العابدین رحؒ ۔۔۔ وارثِ فیضِ امیرِ لافتا کے واسطے

واقفِ علمِ حقیقت حضرتِ باقر رضؓ امام ۔۔۔ آفتابِ معرفت صبح و صفا کے واسطے

یا الٰہی از برائے جعفرِ صادق امام ۔۔۔ ان کے فضل و جود اور صدق و صفا کے واسطے

کاظمِ موسیٰ دلیل و رہنمائے عارفاں ۔۔۔ ہادیِ علمِ یقین و پارسا کے واسطے

اور علیِ بن موسیٰ تھا رضا جن کا لقب ۔۔۔ اس امامِ پاکباز و رہنما کے واسطے

حضرتِ معروف کرخی بحرِ عرفانِ الٰہ ۔۔۔ اور سری الدین سقطی رہنما کے واسطے

یا الٰہی از برائے حضرتِ خواجہ جنید ۔۔۔ سیدِ طائف و فخرِ اولیا کے واسطے

حضرتِ بوبکر عبداللہ شبلی کا طفیل ۔۔۔ عارفِ حق صاحبِ جود و سخا کے واسطے

حضرت عبدالعزیز و از برائے بوالفضل[1] ۔۔۔ سرگروہِ اولیاء و اصفیا کے واسطے

بوالفرج طرطوسی و از بہرِ حضرت بوالحسن ۔۔۔ قرشی و ہکاری پیرِ ہدیٰ کے واسطے

یا الٰہی از پئے خواجہ مبارک مرتبت ۔۔۔ بوسعیدِ قبلۂ اہلِ ولا کے واسطے

بہرِ حضرت شیخ عبدالقادر عالی مقام ۔۔۔ وارثِ انوارِ ختم الانبیا کے واسطے

غوثِ ربّانی لقب محبوبِ سبحانی خطاب ۔۔۔ شاہ جیلانی امیر الاولیا کے واسطے

عبدرزاق ان کے صاحبزادۂ عالی تبار ۔۔۔ ان کے جاہ و عظمت و مجد و علا کے واسطے

شرفِ دیں قتال ہے جن سے طریقت کو شرف ۔۔۔ عبدوہاب شہِ ملکِ بقا کے واسطے

حضرتِ سید بہار الدین دوم سید عقیل رحؒ ۔۔۔ شمسِ دیں صحرائی بدر الدجیٰ کے واسطے

---

[1] یہ آپ کی کنیّت ہے نام آپ کا خواجہ عبدالواحد رحمہ اللہ ہے۔

حضرتِ سید گدا رحمٰن و حضرتِ بوالفضل
شمسِ دین عارف باہِ لقا کے واسطے

حضرت سید گدا رحمٰن ثانی شیخ وقت
حضرتِ سید فضیل مقتدا کے واسطے

واسطہ حضرت کمالِ کیتھلی کا اے کریم
سید اسکندر شہِ ملکِ بقا کے واسطے

حضرتِ احمد مجدّد الف ثانی کا طفیل
خواجۂ سرہند کے صدق وصفا کے واسطے

حضرتِ معصوم الشان خواجۂ عالی جناب
جامعِ اسرارِ شرعِ مصطفیٰ کے واسطے

حضرتِ ثانی محمد نقشبند با صفا
ان کے نقش التجا و ابتدا کے واسطے

قبلۂ عالم جنابِ خواجۂ حضرت زبیر
کعبۂ جاں قبلۂ نسبت نما کے واسطے

حضرتِ خواجہ ضیاء اللہ نور جان و دل
ان کے عرفانِ اتم ان کی ضیا کے واسطے

قطب اقطاب جہاں محبوب خلاق زماں
حضرتِ آفاق خضر رہنما کے واسطے

فضل رحمٰن کے لیے مجھ پر کرم کر اے کریم
ان کے انوار جمال دل رُبا کے واسطے

یا الٰہی اس سراپا نور مطلق کا طفیل
صبحِ صادق طالبانِ بے ریا کے واسطے

بخش دے میری خطا اور خاتمہ بالخیر کر
گلفشاں کر یہ شجر روزِ جزا کے واسطے

فضل کر عاجز پہ یا رب فضلِ رحمٰن کیلیے
مدعا حاصل ہو انکی خاک پا کے واسطے

قبلۂ عالم محمد با علی مولائے ما
نیّرِ عرفان و نورِ پُر ضیا کے واسطے

دھوم ہے ان کی ولایت کی جہاں میں ہر جگہ
ہے ہجومِ خلق خدمت میں دعا کے واسطے

ان کے بحرِ فیض سے مولا مجھے سیراب کر
تشنۂ آب محبت ہوں بقا کے واسطے

بیخودی کا جام مجھ کو بس پلا کر اے خدا
اپنا مستانہ بنالے تو سدا کے واسطے

نارضامندی سے اپنی رکھ ہمیں ہر دم جدا
ہوں مرے اعمال سب تیری رضا کے واسطے

سرخروئی ہر دو عالم کی میسّر کر مجھے
اے خدا اپنے حبیب دوسرا کے واسطے

ہے تمنا عشق تیرے نام کی ہر دم کروں
ہے یہی اک نسخہ دل کے انجلا کے واسطے

دل میں تیری یاد ہووے اور زباں پر نام ہو ہو یہی توشہ مرا روزِ جزا کے واسطے
ناظم و قاری کا یارب خاتمہ بالخیر کر
مغفرت کر جملہ پیرانِ ہدیٰ کے واسطے

مُہر

اے عزیز، جس وقت تیرے ہاتھ میں یہ شجرہ دیا جائے تو سمجھ کہ میں ناچیز ان مقبولان خدا کے سلسلہ میں داخل ہو گیا جن کا نام مبارک اس شجرہ میں آیا ہے اور یہ بھی معلوم کر لے کہ تجھے مرید ہونے سے کیا فائدہ ہوا۔ اس کے لیے بزرگوں نے بشارتیں دی ہیں۔ انھیں ملاحظہ کر۔

بشارات

قادریہ مجددیہ مع ہدایات ضروریہ

اس خدائے کریم کی تعریف سے تیری زبان تر و تازہ اور اس کی یاد سے تیرا دل ہمیشہ شاداں رہے جس نے تجھے اولیاء کرام سے عقیدت اور اس سلسلۂ علیہ قادریہ رحمانیہ محمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق دی وہ خدائے برتر جس نے ہماری ہدایت کے لیے اپنا وہ پیارا حبیب بھیجا جس کی غلامی اور سچی پیروی سے ہزاروں بلکہ لاکھوں اس ذات مقدس کے محبوب ہو گئے۔ اور ولایت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و صحبہ وسلم)، اس سلسلہ میں داخل ہونے کا شرف جو تجھے حاصل ہوا تو سمجھ لے کہ اگر تو سچائی اور خوف خدا سے اس سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوا ہے تو یقین کر کہ ان مقربان خدا کی ارواح طیبہ تیری طرف متوجہ ہو گئیں اور تو ان بشارتوں کا مستحق ہو گیا، جو لسان الغیب نے رحمت الٰہی کے اظہار میں دی ہیں۔ سب سے زیادہ بشارتیں وہ ہیں جو سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے سلسلہ والوں کو دی ہیں وہ ہم سے گنہگاروں کے لیے کس قدر مسرت بخش اور باعث فخر ہیں۔ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں۔

پہلی بشارت اولیاء اللہ کے ایک گروہ نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں کے ضامن ہوئے ہیں کہ بغیر توبہ کے کوئی نہ مرے گا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا۔

دوسری بشارت یہ بھی آپ کا ارشاد ہوا ہے کہ اس کریم و رحیم پروردگار عالمین نے اپنے فضل سے وعدہ کیا ہے کہ جو میرے پیرو ہیں اور جو میرے سلسلے میں داخل ہوئے ہیں اور جو محبت رکھتے ہیں۔ انھیں وہ جنت میں لے جائے گا۔

تیسری بشارت یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کتاب عنایت کی۔ اس میں ان تمام مریدوں کے نام لکھے تھے جو قیامت تک میرے سلسلے میں داخل ہوتے رہیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک یعنی جہنم کے داروغہ سے پوچھا کہ جن لوگوں کے نام ہماری اس کتاب میں ہیں ان میں سے کسی کا نام تمہاری کتاب میں بھی ہے؟ یعنی اس کتاب میں کسی ایسے شخص کا نام بھی ہے جو تمہارے علم میں جہنمی ہو۔ مالک نے قسم کھا کر کہا، کوئی نہیں

چوتھی بشارت حضرت ممدوح خدائے پاک کی عزت و جلال قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خدائے عزوجل کے حضور سے میں نہ ہٹوں گا جب تک کہ مجھے مع تمام مریدوں کے جنت میں نہ بھیجے۔

اے عزیز! ان بشارتوں پر غور کرو اور ایسے بزرگوں کی غلامی اور اتباع کا فخر حاصل کر، اس کے بعد شیخ المشائخ قافلہ سالار مجددیہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا الہام ربانی ملاحظہ کر وہ بھی تیرے لیے وہی بشارت دے رہا ہے جو حضرت ممدوح پیر دستگیر رضی اللہ عنہ دے چکے ہیں اب یہ بشارتیں نورٌ علیٰ نور کا مصداق ہو گئیں

پانچویں بشارت حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ اس کریم و رحیم نے بذریعہ الہام مجھے مخاطب کر کے فرمایا غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی میں نے تجھے بخشا اور قیامت تک جو تیرا وسیلہ پکڑے اور تیرے سلسلے میں داخل ہوا سے بخشا۔

چھٹی بشارت

ایک روز یہ فقیر حضرت مولانا مرشدنا فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور اس خیال پر سخت گریہ ہو رہا تھا کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے۔ حضرت ممدوح نے تسکین دی اور فرمایا کہ ایک روز ہمیں بھی ایسی حالت تھی حضور سرور عالم تشریف فرما ہوئے اور تسکین فرمایا کہ تم کیوں اپنے لیے اس قدر روتے ہو۔ تم کیا، تم سے جو محبت رکھے گا وہ بھی نجات پائے گا۔

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

اے طالب اگر تو صدق دل سے اس سلسلۂ رحمانیہ میں داخل ہوا ہے اور کامل اعتقاد سے انھیں مقرب بارگاہ الٰہی جانتا ہے تو سمجھ لے کہ تجھے اپنے مرید ہونے سے کیا فائدہ ہوا۔ متعدد اکابر اولیاء اللہ نے تجھے مغفرت کی بشارت دے دی۔ اس خوشی میں تو اپنی جان تک نثار کردے تو تھوڑا ہے۔ مگر اے عزیز! اب تو ہوشیار رہنا۔ شیطان لعین بڑا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ تجھے بہکا کر مردود کردے اور ان بشارتوں کا مصداق تو نہ رہے۔ تیرے افعال تیرے اقوال تیرے دلی خیالات ایسے ناپاک نہ ہوجائیں کہ تو ان اکابر اولیاء اللہ کے سلسلہ سے علیحدہ ہوجائے، تجھے چاہیے ان اولیاء اللہ کی پیروی میں کوشش کرنا تاکہ ان کے روحانی فیض سے مالامال ہو اور فلاح دارین تجھے نصیب ہو۔

نہایت ضروری نصیحت

(۱) یہ وقت مسلمانوں کے لیے نہایت نازک ہے متعدد گروہ ہمارے مقدس مذہب کے مٹانے میں بعض کروڑوں روپیہ سالانہ صرف کرتے ہیں بعض لاکھوں ہزاروں مختلف طریقوں سے صرف کر رہے ہیں اور ہمارے بھائی مسلمان کچھ خیال نہیں کرتے۔

قیامت میں اس بے توجہی پر سخت باز پُرس کا خوف ہے۔ اس وقت جو گروہ علانیہ طور سے مذہب اسلام کو مٹا رہے ہیں۔ عیسائی، آریہ، قادیانی ہیں مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کے مکر و فریب سے بچیں اور دوسرے بھائیوں کو بچائیں۔ اور اس کوشش میں جان و مال صرف کر کے خدائے تعالیٰ کے رُوبرو سرخروئی اور جنت الفردوس خریدیں۔ ادنیٰ کوشش یہ ہے کہ اہل علم مختلف زبانوں میں ان کی گمراہی کو ظاہر کریں اور ان کے رَد میں مختلف زبانوں میں کتابیں لکھیں۔ اور دوسرے مسلمان ان کتابوں کو کثرت سے چھپوا کر ضروری مقامات پر مشتہر کرائیں۔ قادیانی گروہ کا مرشد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے پنجاب میں امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور آخر میں نبی اور رسول بھی بن گیا۔ اب اس میں دو گروہ ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ اسے علانیہ نبی اور رسول مانتا ہے دوسرا گروہ جن کے لوگ اکثر لاہور میں رہتے ہیں اور اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ مگر یہ ان کا فریب ہے۔ اس وقت خواجہ کمال بھی ان کا ایک افسر ہے وہ مسلمانوں کو فریب دے کر روپیہ لوٹ رہا ہے۔ مگر تو یقین کرلے کہ یہ دونوں گروہ بالیقین جھوٹے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اور بالخصوص دوسرا گروہ زیادہ خطرناک ہے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ قرآن و حدیث اور بزرگوں کا کلام انھیں جھوٹا بتاتا ہے۔ مکتوبات امام ربانی اور فتوح الغیب حضرت غوث اعظمؓ دیکھ اور کسی بہکانے والے کے فریب میں نہ آ۔

اب چند اور نصیحتیں مجھ سے سن اور ان پر عمل کر، تاکہ دونوں جہان میں مبارک اور ہمیشہ کی زندگی کا تو وارث ہو۔

بقیہ نصیحتیں

(۲) تو نے اللہ کے رُوبرو پیر کے ہاتھ پر جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا، جھوٹا نہ

ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا، اور اس کے مقدس کلام کا اور اس کے رسول کا اور تمام بزرگوں کا ادب کرنا اور ان سے کامل محبت رکھنا، ورنہ ایمان جاتا رہے گا۔ ناچ باجے اور بیہودہ رسموں سے پرہیز کرنا۔ اور اگر کوئی امر خلاف شریعت ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے جلد توبہ کرنا اس شجرہ کو پڑھ کر دعا مانگنا، اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے طفیل سے دعا قبول کرے گا۔

(۳) سب سے بڑی ہدایت اور ضروری نصیحت یہ ہے کہ نماز روزہ کا پابند ہو جس حال میں جس طرح ان کے بجالانے کا حکم ہے اسی طرح بجالا اور کسی کے بہکانے میں نہ آ۔ اللہ تعالیٰ اگر روپیہ دے یا بقدر زکوٰۃ زیور ہو یا تجارت کا مال ہو تو سال میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا دے۔ یعنی اگر چالیس روپے تیرے پاس خرچ سے فارغ ہوں تو سال میں ایک روپیہ اللہ کے واسطے دیوے اور اگر سو روپے ہوں تو ڈھائی روپے اور ہزار روپے ہوں تو پچیس روپے سال میں ایک مرتبہ دے۔ اگر تیرے خرچ ضروری کے بعد اس قدر روپے ہوں کہ مکہ معظمہ جاسکتا ہے اور حج کرکے واپس آسکتا ہے تو حج کر۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ عورت کے لیے روپے کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم مثلاً اس کا شوہر یا باپ یا بھائی بھی جائے، غیر محرم کے ساتھ جانا درست نہیں ہے۔ اور غیبت اور جھوٹ فریب سود خواری سے پرہیز رکھ، شادی وغیرہ تقریبات میں جو جو رسمیں خلاف شرع ہوتی ہیں ان سے بچنا۔ ورنہ اس سے پھر توبہ کرنا اور تجدید بیعت ضرور ہے۔ حاصل یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کی پیروی میں اگلے بزرگوں کے طریقے پر چل ۔ ان کی چال وچلن کو کسی متبرک اور متبحر عالم سے دریافت کر، جو دنیا کے جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر ہدایت خلق اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہو ایسے بزرگ کو مقتدا اور امام بنالے اور ہر بات اسی سے دریافت کر۔ دوسرے کی طرف توجہ نہ کرنا تاکہ پریشان نہ ہو۔

(۴) جو سلف صالحین کے خلاف کہے یا کرے اسے گمراہ سمجھ اور اس سے علیحدہ رہ۔ اگر دو لاکھ کرامتیں ظاہر میں دکھائے اور اپنی خوش تقریری یا خوش تحریری سے تجھے

بھائے تو اس کی کرامتوں کو بھان متی کا تماشا سمجھ جو دنیا کمانے کے لیے ناواقفوں کو عجیب عجیب باتیں دکھاتا ہے تو اسے خدا کی صفت اضلال کا مظہر سمجھنا اگر تو نے اس کی سنی تو وہ تجھے ضرور گمراہ کرے گا۔ خوب سمجھ لے کہ بزرگان سلف بسبب قرب کے انوار نبوت محمدیہ سے منور تھے۔ ان کے دل و دماغ نے جو کچھ معلوم کیا وہ شمع نبوت کی روشنی میں معلوم کیا جو ان کے دلوں میں رہبر کامل نے روشن کر دی تھی۔ اس نصیحت پر خوب غور کر کے اس کا پابند ہو۔

(۵) اے عزیز اپنے نفس کی اصلاح کر، دوسروں کے پیچھے اپنے آپ کو تباہ نہ کر، خلقت کے عیبوں سے آنکھ بند کر کے اپنے عیوب پر نظر کر، اور ان کے مٹانے کی فکر میں رہ، تیرا نفس امر بالمعروف کا دھوکا نہ دے۔ اس حکم کی تعمیل پہلے اپنے نفس پر کر، ورنہ تو غضب الٰہی کا مستحق ہو جائے گا اور لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (یعنی ایسی بات کیوں کہتا ہے جو تو خود نہیں کرتا) کا مصداق ٹھہرے گا۔

(۶) اگر دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنی گرانمایہ عمر اور اوقات عزیز کو برباد نہ کر۔ بُری باتوں اور بیکار امور میں وقت کو صرف کرنا تو تو بھی برا جانتا ہوگا میں یہ کہتا ہوں کہ نیک کاموں میں سے اس کام کو اختیار کر جس کا کرنا اس وقت اور اس جگہ جہاں تو رہتا ہے زیادہ ضروری اور زیادہ موجب تقرب الٰہی ہو سمجھدار اسی چیز کی تجارت کرتے ہیں جس میں زیادہ نفع دیکھتے ہیں اگر تو ایسے کاموں کو نہیں جان سکتا اور اس میں شبہ نہیں کہ بعض وقت ایسے کام کو جاننا بہت مشکل ہوتا ہے تو ویسے ہی عالم سے دریافت کر جس کا ذکر اوپر ہوا۔ بلکہ تو اگر عالم ہے تو بھی ایسے بزرگ سے مشورہ کر کیونکہ قصور علم کے سوا بعض وقت نفسانی خواہش ایسی پوشیدہ ہوتی ہے اسے خود معلوم نہیں ہوتا اور ضروری کام کو چھوڑ کر غیر ضروری کام میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔

(۷) عبادت میں نیت کو خالص کر اللہ کی خوشنودی کے سوا تیرا کچھ مقصود نہ ہو اور

یقین کرلے کہ نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا اللہ ہی ہے۔ اور اس میں بہت کوشش کر، تاکہ تیری عبادت مقبول ہو اور اللہ کے مقبولوں میں تو داخل ہو۔

(۸) ارکان اسلام اور بالخصوص نماز کے ادا کرنے میں بڑی کوشش کرنا، نماز مسلمانوں کے لیے معراج ہے۔ نماز کو اوّل وقت پڑھ اور جس وقت تو نماز پر کھڑا ہو تو کوشش کر کے اس خیال کو دل میں جما کہ میں ناچیز بندہ اس عالی شان دربار میں حاضر ہوا ہوں جہاں ہمارا پروردگار، ہمارا پیدا کرنے والا موجود ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر دم ہمارے ساتھ ہے مگر ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اس کی ذات مقدس ہمارے وہم وخیال سے بھی برتر ہے۔ مگر بالضرور ہم اس کے سامنے حاضر ہیں، اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہمارے دل کی طرف اس کی نظر ہے۔ جس طرح نابینا شخص کسی بزرگ کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے اور وہ صرف لوگوں سے سن کر کہ یہاں فلاں بزرگ تشریف رکھتے ہیں اس مجلس میں مؤدّب ہو کر بیٹھتا ہے اور بغیر دیکھے اور بلا کلام سنے اسے یقین ہوتا ہے کہ میں فلاں بزرگ کے سامنے حاضر ہوں۔ اب نماز پڑھنے والا انبیاء کرام اولیائے عظام کے کہنے سے نماز میں بھلا ایسی حالت تو پیدا کرے جیسی اس اندھے کو بزرگ کی مجلس میں ہوتی ہے۔

(۹) عبادت کا لطف اگر چاہتا ہے تو اکلِ حلال مہیا کر، ایک دن حرام کھانے سے چالیس روز کی عبادت بے مزہ رہتی ہے۔ کم کھا۔ ایسی چیزوں کا استعمال کم کر جن سے شہوانی قوتیں تیز ہوتی ہیں۔ یاد رکھ کہ تمام برائیوں کا معدن معدہ ہے۔ اگر تو بزرگوں کے ارشادات کے بموجب اسے درست رکھے گا تو تیرے تمام کام اور سارے خیالات درست رہیں گے۔ بری صحبت اور لغو اور بیہودہ باتوں سے پرہیز کر، اللہ کی یاد کی کثرت کر، پھر عبادت کا مزا دیکھ۔

(۱۰) جس طرحِ جسمانی علاج کسی وقت مزیدار دوا سے ہوتا ہے اور کسی وقت

بدمزہ اور تلخ دوا سے بلکہ اکثر دوا بدمزہ ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی علاج کسی وقت راحت سے ہوتا ہے اور کسی وقت تکلیف سے۔ اس لیے جب مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو نہایت استقلال سے اس کا تحمل کرے اور حکیم مطلق کی طرف سے شفائے روحانی کی اسے بشارت سمجھے۔ ہاں اس کے فضل وکرم سے عافیت کی دعا مانگے اور مانگنے سے نہ تھکے اور ہر وقت مقبولیت کا منتظر اور اس کی مہربانی کا امیدوار ہے کسی وقت ناامید نہ ہو سے

اسے فضل کرتے نہیں لگتا بار ‏ نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

خلوص اور عاجزی سے دعا کرنا بڑی عبادت ہے۔

(۱۱) اس نازک وقت میں سب سے مقدم کسب حلال ہے تاکہ آبرو سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کر سکے۔ کوئی پیشہ یا کسی قسم کی تجارت یا کوئی جائز نوکری کرلے اور جھوٹ فریب سے بچے۔ کسی حلال تجارت کو عیب نہ سمجھے۔ فرصت کے اوقات کو فضول باتوں میں صرف نہ کرے بلکہ کچھ وقت یاد خدا کرے اور دینی کتابیں دیکھے اور اگر نیک صحبت ملے تو ضرور اس میں بیٹھے اور اگر میسّر نہ ہو تو اگلے بزرگوں کے حالات دیکھتا رہے اور بری صحبت سے بچے۔

(۱۲) طالب خدا کے لیے ضروری ہے کہ پہلے علم دین حاصل کرے، پھر کسی اہل دل کی صحبت میں رہ کر کچھ مجاہدہ کرے، کیونکہ بغیر علم کے شیطان کے فریب سے بچنا نہایت دشوار ہے۔ حضرت فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ نے اول مرتبہ جب بیعت کا ارادہ کیا تو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ نے فرمایا کہ جاؤ پہلے علم پڑھو جاہل فقیر شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔ غرض اہلِ علم کو صحبتِ کامل کی ضرورت ہے اور بے علم کو علم پڑھنا ضرور ہے۔ بغیر ان دونوں کے نفس کی تہذیب نہیں ہو سکتی، اور نہ شیطانوں کے فریبوں سے بچ سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

(۱۳) جب مرید ہونے کا خیال ہو تو مرشد کامل تلاش کر۔ ایسا نہ ہو کہ تو کسی کا شہرہ سن کر، یا جبہ و دستار دیکھ کر جلد بیعت کر لے۔ بلکہ مختلف اوقات اور مختلف حالات میں اس کی عبادت اس کے معاملات کو معلوم کر اور اس کی صحبت کے اثر کو دیکھ کر اس کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا ہے اور دنیا کی طرف سے کسی قدر دل سرد ہوتا ہے اگر ایسا ہو اور اس کی تمام باتیں شریعت کے مطابق ہوں اس سے بیعت کر اور پھر اس کا پورا مطیع ہو جا، اور کسی کی طرف توجہ نہ کر۔ مولانا روم کا یہ شعر پیش نظر رکھ ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست — بس بہر دستے نباید داد دست

اے طالب! جان لے کہ اکثر آدمی کی صورت میں شیطان ہوتا ہے اس لیے تجھے چاہیے کہ ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے یعنی ہر ایک کا مرید نہ ہونا چاہیے۔

خلاصہ تعلیم

نجات اخروی کے طالب کو لازم ہے کہ اول اپنے عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق کرے اور مسائل ضروریہ نماز روزہ اور زکوٰۃ و حج سے واقف ہو کر طہارت ظاہری اور باطنی کی طرف متوجہ رہے۔ طمع، حرص، بخل، حسد، کینہ، کبر، غصہ سے دل اور دماغ کو پاک کرے اور جھوٹ، فریب، غیبت، ایذا رسانی، عیب جوئی، بدگمانی سے بچے، اپنے عیبوں کو پیش نظر رکھے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

شعر
نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

جہاں تک ہو سکے دوسروں کے نفع پہنچانے کی کوشش کرے۔ حق العبد کا بہت خیال رکھے۔ صبر و شکر و قناعت و توکل و رضا اختیار کرے اور خوب سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ ہمارا مالک اور حکیم اور نہایت رحیم ہے جو کچھ اس کی طرف سے ہے وہ ہمارے

لیے بہتر ہے توبہ استغفار میں کثرت رکھے اگر کوئی گناہ ہوجائے تو خدائے پاک کی طرف متوجہ ہو کر دل میں نادم ہو اور توبہ کرے۔ بزرگوں کی عظمت اور مرشد کا ادب کامل طور سے کرے۔ کشف و کرامات کا طالب نہ ہو۔ اتباع سنت بڑی کرامت ہے خلاف شرع فقراء سے علیحدہ رہے۔ کھانا، پینا، حلال روزی سے کرے اور کم کھائے اور کم سوئے اور جو کچھ کرے اللہ کے واسطے کرے۔ خدمت مرشد، ذکر و شغل سے مقصود خدا کی خوشنودی رکھے۔ اس کی لذت و کیفیت مقصود نہ ہو۔ اسی طرح ہر ایک معاملہ اور ہر ایک عبادت سے یہی غرض ہو۔ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، تجارت کرنا، کوئی پیشہ کرنا، نوکری کرنا، سب سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔ اس کی کنجی بری صحبت سے بچنا اور نیک صحبت اختیار کرنا ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

نیک صحبت کو اکسیر سمجھے۔ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ پڑھے۔ موافق فرصت اور رغبت کے اوراد مسنونہ اور ذکر و فکر حسب ارشاد مرشد کیا کرے۔

وظیفہ

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ تک اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ط قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ایک بار، اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ دس مرتبہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین

اور درود شریف گیارہ بار، اور استغفار دس بار، اور سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس تینتیس بار، اور اَللہُ اَکْبَرُ چونتیس بار پڑھے اور بعد نماز صبح اور مغرب سلام پھیر کر کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس بار، اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار، اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ نہایت حضوری اور عاجزی کے ساتھ سات بار پڑھے۔ اور سورۂ یٰسین بھی دونوں وقت پڑھے اور صبح کو اور سوتے وقت سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سو سو بار پڑھے اور خاص بعد نماز صبح ستائیس بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بعد نماز ظہر تین سو بار یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور بعد نماز عصر ایک ہزار مرتبہ یا جس قدر ہو سکے کلمہ طیبہ پڑھے اور استغفار سو بار یا جتنا ہو سکے پڑھے۔ رات کو جب آنکھ کھلے اس وقت استغفار پڑھنا نہایت بہتر ہے خصوصًا سحر کے وقت بعد مغرب چھ رکعت نفل پڑھ لینا بہتر ہے اس کے بعد دو رکعت حفظ الایمان کی نیت سے پڑھے جس کی ہر رکعت میں چھ بار قُلْ ھُوَ اللہُ اور ایک ایک بار معوذتین پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْنِیْ بِالْاِیْمَانِ وَاحْفَظْہُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ وَفَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ اس کے بعد سورۂ واقعہ پڑھے اور اگر سورۂ سجدہ اور سورۂ قیامہ بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ اور بعد نماز عشا سورۂ تَبَارَکَ الَّذِیْ اور سورۂ بقرہ کے شروع کی آیتیں مُفْلِحُوْنَ تک اور آخر کی آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اور سورۂ حشر کی آیتیں

لہ اے زندہ اور قائم رہنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میری تمام حالت کو درست کر دے اور ایک لحظہ مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ ۲ہ اے اللہ تمام مسلمان مرد اور عورت سب کو بخش دے۔ ۳ہ اے اللہ مجھے ایمان کے ساتھ قائم رکھ اور میری زندگی میں اور وقت موت کے اور مرنے کے بعد بھی تو اسے محفوظ رکھ۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ سے آخر تک پڑھے۔ اگر کسی امر کا خوف ہو تو سورۃ لِاِیْلٰف ایک سو گیارہ بار اور پچیس پچیس بار درود شریف اول و آخر پڑھے اور پچھلی رات کے اٹھنے میں کوشش کرے۔ دو یا چار، چھ یا آٹھ جے رکعت ہو سکیں پڑھے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو توبہ استغفار کرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے اور یہ استغفار پڑھے اور اس کے معنی بخوب خیال رکھے۔ رَبِّ[1] اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اس درود کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنا چاہیے اور نہ ہو سکے تو جس قدر ہو سکے پڑھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو یہ تحفہ پیش کرے۔ اگر زیادہ صفائی قلب چاہے تو بعد نماز صبح و مغرب اور پچھلی رات کو دل کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور استغفار کر کے دل کی طرف متوجہ ہو کر یہ خیال کرے کہ ہمارا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور اللہ کی وہ ذات ہے جو ہمارے وہم و خیال سے برتر ہے مگر سارے عالم میں موجود ہے اور ہمارے دل میں بھی ہے اور ہو سکے تو روزانہ اس شجرہ کو پڑھ کر دعا مانگا کرے اور ثواب ورد و وظائف کا پیران طریقت کی ارواح کو بخشے۔ ہر روز اس قدر وظیفہ شروع کرے جتنا ہمیشہ پڑھ سکے جو لکھا گیا ہے اگر اس سے زیادہ کی توفیق ہو تو مرشد سے دریافت کر کے حصن حصین اور ارشاد رحمانی کے اشغال کا ورد کرے اور مہمات دینی اور دنیاوی کے لیے ختم[2] قادریہ یا مجددیہ یا دونوں

---

[1] اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے حال پر توجہ فرما۔ اس میں شبہ نہیں کہ تو بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ [2] ختم قادریہ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچسو مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اور اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف، اور ختم مجددیہ یہ ہے کہ پانچسو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو سو بار اول و آخر درود شریف ہر مہم کیلیے نہایت مفید ہیں مگر ان کے الفاظ کے معنی سمجھ کر حضور قلب سے پڑھے صرف زبان سے جلد جلد پڑھنا مفید نہیں۔

پڑھے۔ اور جس وقت رنج وغم زیادہ ہو تو سات مرتبہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

پڑھے اور اس طرح کی دعائیں فیوض رحمانی میں ہیں انھیں پڑھے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ

نصائح و ہدایات کے قبل شجرہ قادریہ لکھا گیا ہے یہ سلسلہ عالیہ حضرت سلطان الاولیاء محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

آپ کے حالات میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور بالفعل متعدد کتابیں مصر و استنبول میں طبع ہو چکی ہیں۔ آپ یکم رمضان المبارک سنہ ۴۷۰ھ کو مقام گیلان میں پیدا ہوئے اور سنہ ۴۸۸ھ میں بغداد میں تشریف لاکر تحصیل علوم کیا اور سنہ ۵۲۱ھ میں ہدایتِ خلق شروع کی، اور سنہ ۵۶۱ء میں رحلت فرمائی۔

گیلان جسے عربی میں جیلان کہتے ہیں یا تو ملک کا نام ہے یا دجلہ کے کنارے بغداد کے قریب ایک گاؤں ہے تربیت آپ کی بلاواسطہ روح مبارک حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے ہوئی اور پیر خرقہ آپ کے حضرت ابوسعید مخزومی اور پیر صحبت حضرت حمّاد دباس ہیں اور ان کے علاوہ بزرگوں سے بھی آپ کو اجازت ہے۔ حضرتؒ جس طرح نسب کے لحاظ سے حسنی و حسینی ہیں بلکہ بعض نے خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے نسبت بیان کی ہے اسی طرح آپ کا مشائخ بھی حُسینیہ اور حَسنیہ ہے۔ بلکہ بعض نے خلفائے اربعہ سے آپ کا سلسلہ ملایا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ آپ کو متعدد بزرگوں سے اجازت و خلافت ہے۔ اوّل اپنے والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ سے یہ آبائی سلسلہ حضرت امام حسنؓ کے واسطہ سے حضرت علیؓ تک پہنچتا ہے۔ دوم اپنے مرشد قاضی القضاۃ حضرت ابوسعید مبارک مخزومی

ہے۔ اس میں دو طریقے ہیں۔ ایک میں حضرت امام حسین رضؓ کے واسطہ سے حضرت علی رضؓ تک پہنچتا ہے اور درمیان میں پندرہ واسطے ہیں جیسا کہ ہم نے شجرہ میں لکھا ہے اور یہی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے انتباہ میں تحقیق کی ہے اس سلسلہ کے شروع میں جو کئی واسطہ تک ائمہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم ہیں اس خوبی کی وجہ سے اسے سلسلۃ الذہب کہتے ہیں اور دوسرے طریق میں حضرت حسن بصری کے ذریعہ سے حضرت علی تک پہنچتا ہے۔ اور بہ تحقیق شاہ ولی اللہ رح وغیرہ درمیان میں بارہ واسطے ہیں اس سلسلہ میں دو شاخیں ہونے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت معروف کرخی رح کو بہت سے بزرگوں سے فیض پہنچا ہے ان میں مشہور اور اعلیٰ حضرت امام علی رضا اور حضرت داؤد طائی رحمہما اللہ ہیں۔ حضرت امام علی رضا رح کے واسطے سے جو شاخ اوپر گئی ہے اسے سلسلۃ الذہب کہتے ہیں۔ اور دوسری شاخ حضرت داؤد رح کے ذریعہ سے ہے ان دونوں سلسلوں میں ایک اختلاف یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ رح، حضرت ابوالفرج طرطوسی رح اور حضرت شبلی رح کے درمیان میں دو واسطے یعنی حضرت عبدالواحد رح اور ان کے والد عبدالعزیز رحمہ اللہ کو لکھتے ہیں اور فتح المبین¹ اور قلائد الجواہر میں ایک واسطہ صرف حضرت عبدالواحد رح کا لکھا ہے اور ملا علی قاری رح نزہۃ الخاطر میں یہ دونوں واسطے نہیں لکھتے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابوالفرج کو گو بواسطہ اور بلا واسطہ دونوں طرح اجازت ہے اور حضرت عبدالواحد بلاشبہ حضرت شبلی رح کے خلیفہ اعظم ہیں مگر بواسطہ اپنے والد رح کے بھی اجازت ہوگی۔ البتہ ابوالفرج رح کی بلا واسطہ اجازت لائق تامل ہے۔ غرض کہ یہ تین سلسلے تو آپ کے علویہ ہیں۔ سوم آپ کو خلافت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح سے بھی ہے یہ سلسلہ ابی معظم رح کے ذریعہ سے حضرت صدیق رضؓ تک پہنچتا ہے اور درمیان میں چودہ واسطے ہیں

---

¹ فتح المبین اور قلائد الجواہر اور نزہۃ الخاطر یہ تینوں رسالے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات میں ہیں۔ مصر اور بیروت میں طبع ہوئے ہیں۔

چہارم حضرت ابوالخیر رح سے یہ سلسلہ حضرت عبداللہ علمدار کے ذریعہ سے حضرت فاروق رض تک پہنچتا ہے اور درمیان میں بارہ واسطے ہیں۔ پنجم حضرت حمّاد دبّاس سے یہ سلسلہ حضرت ذی النورین رض تک پہنچتا ہے اور درمیان میں بیس واسطے ہیں ان کل واسطوں کو جواہرالسلوک مؤلفہ سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری مطبوعہ مظہرالعجائب مدراس ۱۲۸۳ھ میں بیان کیا ہے۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو اس طریقہ کی اجازت اپنے والد ماجد حضرت عبدالاحدؒ سے اور حضرت شاہ اسکندر رح سے ہے اور حضرت محبوب سبحانی تک تیرہ واسطے ہیں۔ بعض نے بارہ بیان کیے ہیں۔ حضرت سید ابوالفضل کو ذکر نہیں کیا۔ اور حضرت امام ربانی رح اور اس فقیر کے درمیان چھ واسطے ہیں اور نعماء الٰہی میں سے بہت بڑی نعمت بطفیل حضرت مرشد اس فقیر پر یہ ہوئی کہ عالم واقعہ[1] میں حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے خاندان قادریہ کی اجازت بلا واسطہ مرحمت فرمائی۔ ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

اور آبائی خاندان بھی فقیر کا یہی ہے اور ابتدا میں بذریعہ حضرت مولانا شاہ کرامت علی صاحب قدس سرہٗ شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی کی تعلیم ہوئی تھی جس سے بہت کچھ فائدہ ہوا تھا۔ عالم واقعہ میں حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ سے حصولِ اجازت کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں حیدر آباد دکن میں تھا اور مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمۃ کا نسخہ مطبوعہ دہلی میرے پاس تھا۔ وہاں کے کئی نسخے قلمی جمع کر کے اپنے مکتوبات کی تصحیح میں مشغول تھا۔ کسی ایسے مضمون پر پہنچا جس نے بیخود کر دیا۔ اسی وقت ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ مقابلہ بند کر کے لوگوں کو رخصت کر دیا۔ حالت میں

---

[1] واقعہ خواب کا نام نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ بیداری میں ایک بیخودی کی حالت ہے جو اہل اللہ پر کسی وقت ہوتی ہے۔

ترقی ہوئی اور گریہ بشدت ہونے لگا۔ چارزانو بیٹھا تھا یہ دیکھا کہ حضرت مولانا مرشدنا قدس سرہ تشریف لائے اور سامنے بیٹھ کر توجہ دینے لگے۔ غالبًا پانچ سات منٹ توجہ دے کر تشریف لے گئے۔ پھر دیکھا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں۔ میری نظر چہرۂ مبارک پر پڑی۔ چہرہ کا نقشہ اور ریش مبارک سیاہ و سفید ہونا خوب یاد ہے۔ آپ بھی سامنے آکر بیٹھ گئے اور توجہ دینے لگے۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے کم آپ نے توجہ نہیں دی۔ حالتِ توجہ میں بخوبی محسوس ہوتا تھا کہ فیضان قادریہ قلب پر آرہا ہے اور اس سے فی الجملہ تعجب ہوتا تھا کیونکہ آپ پر تو غلبہ نقشبندیت ہے۔ آپ سے فیضان نقشبندیہ آنا چاہیے تھا۔ پھر یہ قادریہ فیضان کیسا۔ بہرحال توجہ سے فارغ ہو کر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ ہاتھ لاؤ، میں نے ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے داہنے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ہم تمھیں خاندان قادریہ کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے۔

۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کا یہ واقعہ ہے۔ ظہر کے وقت مجھے اس حالت سے فراغت ہوئی۔

شجرۂ علیہ نقشبندیہ مجددیہ اویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خاتم الانبیاء سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

وبحرمت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و بحرمت حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما

و بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترقی ہوئی اور گریہ بشدت ہونے لگا۔ چار زانو بیٹھا تھا یہ دیکھا کہ حضرت مولانا مرشدنا قدس سرہ تشریف لائے اور سامنے بیٹھ کر توجہ دینے لگے۔ غالباً پانچ سات منٹ توجہ دے کر تشریف لے گئے۔ پھر دیکھا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں۔ میری نظر چہرۂ مبارک پر پڑی۔ چہرہ کا نقشہ اور ریش مبارک سیاہ و سفید ہونا خوب یاد ہے۔ آپ بھی سامنے آکر بیٹھ گئے اور توجہ دینے لگے۔ ڈیڑھ گھنٹہ سے کم آپ نے توجہ نہیں دی۔ حالتِ توجہ میں بخوبی محسوس ہوتا تھا کہ فیضان قادریہ قلب پر آرہا ہے اور اس سے فی الجملہ تعجب ہوتا تھا کیونکہ آپ پر تو غلبہ نقشبندیت ہے۔ آپ سے فیضان نقشبندیہ آنا چاہیے تھا۔ پھر یہ قادریہ فیضان کیسا۔ بہرحال توجہ سے فارغ ہو کر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ ہاتھ لاؤ، میں نے ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے داہنے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ہم تمھیں خاندان قادریہ کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے۔

۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کا یہ واقعہ ہے۔ ظہر کے وقت مجھے اس حالت سے فراغت ہوئی۔

شجرۂ علیہ نقشبندیہ مجددیہ اُویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت خاتم الانبیاء سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

و بحرمت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و بحرمت حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما

و بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶ د. بحرمت حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ

۷ د. بحرمت حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ

۸ د. بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی قدس سرہٗ

۹ د. بحرمت حضرت ابوعلی فضیل فارمدی قدس سرہٗ

۱۰ د. بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہٗ

۱۱ د. بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ

۱۲ د. بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہٗ

۱۳ د. بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ

۱۴ د. بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس سرہٗ

۱۵ د. بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ

۱۶ د. بحرمت حضرت سید امیر کلال[۱] قدس سرہٗ

۱۷ د. بحرمت حضرت خواجہ[۲] بہاء الدین محمد نقشبند بخاری رضؓ

---

[۱] یعنی کاسہ گر، وکسب زراعت میکردند۔ [۲] حضرت خواجہ خواجگان امام الطریقۃ مجدد الشریعۃ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ بصورت از سید امیر کلال تربیت یافتہ اند و بمعنی از روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کسب فیوض و برکات نمودہ اند۔ مراتب و مقامات ولایت مثل خواجہ کم کسی فائز شدہ باشد۔ شعر

سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند   نوبت دیگر بخارا زدند

لقب شریف نقشبند از آں ست کہ از آبائی کرام شان قالین بافی بود و زاں نقشبندی می نمودند، و دو وجہ دیگر ہم است ازیں جہت منتسبین ایشاں را نقشبندیہ می گویند۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ در انتباہ می نگارند و بالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند و ایشاں جہر بجمعت می کردند۔ و ایں طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ می گفتند، و ایشاں اکتفا کردند بخفیہ۔

۱۸ د. بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہٗ

۱۹ د. بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ

۲۰ د. بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ

۲۱ د. بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہٗ

۲۲ د. بحرمت حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہٗ

۲۳ د. بحرمت حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگی قدس سرہٗ

۲۴ د. بحرمت حضرت خواجہ عبدالباقی باقی باللہ قدس سرہٗ

۲۵ د. بحرمت حضرت امام ربّانی شیخ احمد مجدد الف ثانی رح

۲۶ د. بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ قدس سرہٗ

۲۷ د. بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ

۲۸ د. بحرمت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ

۲۹ د. بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہٗ

۳۰ د. بحرمت حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی قدس سرہٗ

۳۱ د. بحرمت حضرت مولانا فضل رحمٰن قدس سرہٗ

۳۲ د. بحرمت حضرت مرشدنا و مولانا محمد علی قدسنا اللہ باسرارہم و افاض علینا برکاتہم

فائدہ جلیلہ و بندہ نوازی

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی خاص عنایت اور توجہ کا تو اوپر ذکر ہوا، اب دوسری عنایت و بندہ نوازی سرگروہ حضرات چشتیہ کی بیان کی جاتی ہے۔ یہ فقیر کئی مرتبہ حیدرآباد دکن گیا ہے اور غالباً ہر مرتبہ گلبرگہ شریف میں اتر کر حضرت خواجہ بندہ نواز

گیسو دراز علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضر ہوا ہے۔ پہلے دو مرتبہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی مطلقاً توجہ نہ ہوئی جس سے بہت ہی افسوس اور صدمہ رہا اور خیال کیا کہ خواجہ صاحب بڑے بزرگ ہیں ہم سے خستہ حال بدنام کنندہ نکو نامے چند پر کیوں توجہ فرمائیں گے۔ مفید اور مستفید میں کوئی مناسبت ہونا چاہیے۔ تیسری مرتبہ جب حاضر ہوا تو حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمۃ نے بڑی بندہ نوازی فرمائی۔ قربان ان کی بندہ نوازی کے۔ اس کی شرح یہ ہے کہ جس وقت میں وہاں پہنچا ابھی احاطہ کے اندر نہیں پہنچا تھا صرف گنبد مزار مبارک نظر آیا تھا۔ یکبارگی فیضان شروع ہوا۔ اور حالت متغیر ہونے لگی۔ یہاں تک کہ چلنا دشوار ہو گیا۔ بمشکل گنبد کے اندر پہنچا۔ لوگ گنبد کے اندر قرآن مجید وغیرہ وظائف پڑھ رہے تھے۔ میں کٹھرے کے باہر مزار شریف کے سامنے بے اختیارانہ بیٹھ کر مراقب ہو گیا اور دیر تک بے خبر رہا کہ جب ہوش ہوا اور سر اٹھایا تو کسی کو وہاں نہ پایا۔ سب وظائف پڑھ کر چلے گئے تھے میں وہاں سے اٹھ کر مضطربانہ کٹھرے کے اندر پہنچا اور بمشکل سنبھل کر بیٹھ گیا، اور کچھ خبر نہ رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نہایت نورانی شکل کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے اور میرے گھٹنوں کے قریب بیٹھ کر مراقب ہو گئے اور وہیں بیٹھے ہوئے بہت دیر تک توجہ فرماتے رہے۔ دیر کے بعد اس قدر فنائیت ہوئی کہ میرا وجود خواجہ علیہ الرحمۃ کا وجود ہو گیا یعنی آپ سامنے بیٹھے نہیں معلوم ہوتے تھے بلکہ میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب سمجھتا تھا مگر یہ حالت تھوڑی دیر تک رہی۔ اس کے بعد پھر معلوم ہونے لگا کہ خواجہ صاحب سامنے بیٹھے ہوئے توجہ دے رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ اٹھ کر چلے اور غائب ہو گئے، اور میں اپنی حالت میں آ گیا۔ اس کے بعد سے خاندان چشتیہ کی کیفیت کا اکثر غلبہ رہا کرتا ہے۔ ہر ایک خاندان کی کیفیت اور ان کے انوار کا رنگ جداگانہ ہے۔ ماہرین اللہ والے جانتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب ممدوح حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفہ ہیں۔ اور آپ

حضرت نظام الدین اولیار کے خلیفہ اعظم ہیں۔ حضرت خواجہ بندہ نواز کی بندہ نوازی سے
اس فقیر کا سلسلہ نظامیہ اویسیہ ہوا۔ اور سلسلہ متصلہ جناب حاجی شاہ امداد اللہ صاحب
علیہ الرحمۃ کے ذریعہ سے اس فقیر تک پہنچا ہے۔ اور سلسلہ کا بیان ضیار القلوب اور
ارشاد مرشد میں ہے یہ اظہارِ نعمت تعمیل ارشاد خداوندی ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ
والضحیٰ میں ارشاد ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّث یعنی تیرا پروردگار جو نعمت
تجھے عنایت کرے اسے تو بیان کر۔ اس لیے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ حضرت
عبدالوہاب شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ظاہر واجازت
خاندان چشتیہ کی بلکہ چاروں خاندانوں یعنی نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کی
جناب حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی علیہ الرحمہ سے ہوئی ہے اور
۱۳۰۷ھ میں آپ کا اجازت نامہ مولانا سید تجمل حسین صاحب دسنوی بہاری مع
تبرکات یعنی تسبیح اور کرتہ اور ٹوپی لے کر آئے تھے، اور مجھے دیا تھا۔ جناب
ممدوح کا مشہور سلسلہ چشتیہ صابریہ ہے اور خاندانِ نقشبندیہ کی اجازت حضرت
مولانا نصیر الدین مجاہد دہلوی سے ہے اور حضرت مولانا کو حضرت شاہ محمد آفاق صاحب
علیہ الرحمۃ دہلوی سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نصیر الدین پیر بھائی ہیں حضرت مولانا
مرشدنا فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ کے۔ اسی وجہ سے جناب حاجی صاحب رح آپ کو اپنا چچا
کہتے تھے اور اپنے مریدوں کو آپ سے ملنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ
ایک مرتبہ مولوی احمد حسن مرحوم کان پوری نے مجھ سے بہت اصرار کیا کہ آپ مجھے حضرت
کی خدمت میں لے چلیے کیونکہ وہاں تو کوئی رہنے نہیں پاتا، فوراً نکال دیا جاتا ہے۔
میرے ساتھ بھی پہلے ایسا ہو چکا ہے۔ اگرچہ اس وقت مجھے جانے کا بالکل خیال نہیں
تھا۔ اس کے ماسوا میرا معمول تھا کہ جب حاضر ہوتا تھا تو تنہا، کیونکہ حضرت قبلہ کسی کو
ساتھ لے جانے سے بہت ناخوش ہوتے تھے۔ اور آپ مجھ سے فرما بھی چکے تھے کہ کسی کو

ساتھ نہ لایا کرو۔ اگر کوئی بہت اصرار کرے تو خیر۔ مگر جب تھوڑی دور رہے تو وہاں سے علیحدہ ہو گئے۔ غرضیکہ اسی طرح سے میں لے گیا اور دونوں حاضر خدمت ہوئے۔ اس مرتبہ مولوی صاحب موصوف میرے ساتھ کئی روز رہے۔ اسی درمیان میں ایک دن حضرت قبلہ مقبرہ میں تشریف فرما تھے وہاں سے اٹھ کر مسجد میں تشریف لائے اور مولوی صاحب وہاں کھڑے تھے۔ ان سے خطاب فرماکر ارشاد ہوا کہ ابھی تمہارے پیر یہاں آئے تھے اور توجہ کر گئے ہیں۔ جب حضرت قبلہ کا وصال ہوا ہے تو مولوی احمد حسن صاحب حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ صبح کے وقت جناب حاجی صاحب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت قبلہ کے وصال کا حال بیان فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب حاجی صاحب حضرت قبلہ سے فیضیاب بھی ہوتے تھے۔ بیان مذکورہ سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس فقیر کا سلسلہ نظامیہ وصابریہ دونوں ہیں مگر یہاں بغرض اختصار صرف شجرہ مبارکہ صابریہ لکھا جاتا ہے۔

شجرہ چشتیہ صابریہ امدادیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

وبحرمت حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

وبحرمت امام العارفین حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ

وبحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ

وبحرمت حضرت [illegible]جہ جمال الدین فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

وبحرمت حضرت سلطان بن ادھم بلخی رحمہ اللہ

و بحرمت حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ مشاد علوی دینوری رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد محترم چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ مودود چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج مسعود اجودھنی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین علی احمد صابر رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ احمد عارف ردولوی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ محمد عارف ردولوی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمہ اللہ

و بحرمت حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ شاہ محمدی رحمہ اللہ تعالیٰ
و بحرمت حضرت خواجہ شاہ محمد مکی رحمہ اللہ تعالیٰ
و بحرمت حضرت خواجہ شاہ عضد الدین رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ شاہ عبد الہادی امروہوی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت خواجہ شاہ عبد الباری امروہوی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت حاجی شاہ عبد الرحیم ولایتی شہید رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت میاں جیو شاہ نور محمد جھنجھانوی چشتی رحمہ اللہ
و بحرمت حضرت عارف باللہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ
و بحرمت مرشدنا و مولانا محمد علی افاض اللہ علینا برکاتہم

آداب مرشد

اس نازک وقت اور فتنہ کے زمانے میں مرشد کامل کی تلاش اور ان کی اتباع نہایت ضروری ہے۔ مرشد کامل کی شناخت مختصر طور پر اس شجرہ میں لکھی ہے اور ارشاد رحمانی کے آخر میں بھی ہے، جو حضرت قبلہؒ کی تحریر فرمائی ہوئی ہے اور اسے عام مقبولیت حاصل ہے جس کے صرف دیکھنے سے قلب صالح میں انوار و فیضان کی بارش ہونے لگتی ہے۔ جس کا دیکھنا اور پاس رکھنا جملہ برادران طریقت کو ضروری اور باعث سعادت ہے جب ہمیں خوش نصیبی سے اللہ تعالیٰ نے مرشد کامل عنایت فرمایا تو اب ہم کو چاہیے کہ مرشد کی صحبت کے آداب معلوم کر کے اس کا کامل لحاظ رکھنا نہایت ضروری سمجھیں۔ مرید کے لیے جو شرطیں

ضروری ہیں ان کو اچھی طرح بجالائے ورنہ کامل کی صحبت بھی کچھ فائدہ نہیں دے گی ۔
بغرض اختصار صرف وہ آداب ارشاد رحمانی سے نقل کرتا ہوں جو مرید کو پیر کے ساتھ
برتنا چاہئیں۔ برادران طریقت میں سے جو زیادہ شائق ہوں اور اس کی تفصیل معلوم کرنا
چاہیں وہ اس کے آخر حصہ کو ضرور ملاحظہ کریں۔ یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ یہ آداب و
شرائط حضرات مشائخ کے خود ایجاد کردہ نہیں ہیں بلکہ قرآن مجید واحادیث شریفہ اور
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افعال سے آداب مرشد اور پیر کی محبت کا ثبوت
ظاہر ہے۔ (۱) اعتقاد کرلے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا۔ اگر دوسری طرف
توجہ کریگا تو مرشد کے فیض و برکت سے محروم رہیگا (۲) ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان
و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی ترازو یہی
ہے (۳) مرشد جو کچھ کہے اسے بے تامل فوراً بجالائے بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتدا نہ
کرے کیونکہ بعض وقت وہ اپنے حال اور مقام کے مناسب کام کرتا ہے کہ مرید کو اس کا
کرنا زہر قاتل ہے (۴) جو درود وظیفہ مرشد تعلیم کرے اسی کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ
دے خواہ ان کو اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو (۵) مرشد کی
موجودگی میں ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہاں تک کہ سوائے فرض و واجب و سنت
نماز نفل اور کوئی وظیفہ بغیر اس کی اجازت کے نہ پڑھے۔ (۶) حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا
ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے (۷) اس کے مصلے پر پیر نہ رکھے
(۸) اس کے طہارت اور وضو کی جگہ خود طہارت یا وضو نہ کرے (۹) مرشد کے برتنوں کو
استعمال میں نہ لائے (۱۰) اس کے سامنے کھانا نہ کھائے نہ پانی پئے اور نہ وضو کرے ہاں
اجازت کے بعد مضائقہ نہیں (۱۱) اس کے روبرو کسی سے بات نہ کرے، بلکہ کسی کی طرف
متوجہ بھی نہ ہو۔ (۱۲) جس جگہ مرشد بیٹھا ہو اس طرف پیر نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔
(۱۳) اور اس طرف تھوکے بھی نہیں (۱۴) جو کچھ مرشد کہے یا کرے اس پر اعتراض نہ کرے

کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے وہ الہام سے کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے۔ تمام جہان سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جو بزرگوں کی عیب چینی کرتا ہے خدا تعالیٰ ہمارے تمام محبتوں اور دوستوں کو اس سخت بلا سے محفوظ رکھے، آمین۔ (۱۵) اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔ (۱۶) اگر کوئی شبہ دل میں گذرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنے فہم کا نقصان سمجھے اور اگر مرشد اس کا جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس کے جواب کے قابل نہ تھا (۱۷) خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو اسے بھی عرض کرے (۱۸) بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علیحدہ نہ ہو۔ (۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآواز بلند اس سے بات نہ کرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے۔ (۲۰) اور مرشد کے کلام کو دوسروں سے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں۔ اور جس بات کو ایسا سمجھے کہ لوگ نہ سمجھیں گے تو اسے بیان نہ کرے۔ (۲۱) اور مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔ (۲۲) جو کچھ اس کا حال ہو بھلا یا برا اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اس کی اصلاح کرے گا مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت اختیار نہ کرے۔ (۲۳) جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہنچا ہے اگر دوسرے بزرگ سے فیضان کا ہونا دیکھے تو جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

الحاصل راہ سلوک بالکل ادب ہے اگر اس کا لحاظ نہ رکھے گا اور حتی الوسع ان کی رعایت نہ کریگا اور بر تقدیر کامل رعایت نہ ہونے کے اپنے آپ کو قصور وار نہ سمجھے گا تو وہ بزرگوں کے فیض و برکت سے محروم رہے گا اور خدا تک ہرگز نہ پہنچے گا۔

کردم[1] از عقل سوالے کہ بگو ایماں چیست
عقل در گوش دلم گفت کہ ایماں ادب ست

ادب تاجیست از لطفِ الٰہی | بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی
از خدا خواہیم توفیقِ ادب | بے ادب محروم گشت از فضل رب

اب آخر میں برادران طریقت سے محض محبت وخیر خواہی کی بنا پر عرض ہے کہ ہم متوسلین سلسلہ محمدیہ رحمانیہ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ایسے پُرآشوب اور فتنے کے زمانے میں ایک ایسے بزرگ کی غلامی کا شرف بخشا جو بلحاظ خاندان اور سلسلہ کے بہت عالی مرتبہ رکھتے ہیں جن کی نظیر نظر نہیں آتی۔ بڑے بڑے اکابر نے آپ کی شان میں ایسے الفاظ فرمائے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں بالخصوص وہ ارشاد عالی جو دادا پیر علیہ الرحمۃ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا کہ:

"اللہ[2] نے ان کی روح ارواح متقدمین میں سے بنائی ہے اور ایسے لوگ ہر زمانہ میں کم ہوئے ہیں"۔

---

[1] اصحاب ذوق کے خیال سے ان شعروں کا ترجمہ نظم میں کر دیا گیا ہے۔

عقل سے پوچھا یہ میں نے کہ ہے ایماں کیا چیز
کان میں دل نے کہا سن ادب ایماں ہے عزیز

ادب اک تاج ہے لطفِ خدا کا | تو رکھ سر پر جہاں چاہے چلا جا
چاہیں اللہ سے ہم لوگ ادب کی توفیق | بے ادب فضلِ خدا سے رہا محروم نصیب

[2] اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے حضرت کو آپ کے مرشد نے تحریری اجازت تو کئی بار دی ہے لیکن ایک مرتبہ آپ حسب معمول خدمت عالی میں حاضر تھے اس وقت اور بھی بہت سے لوگ موجود تھے اسی اثنا میں آپ غالباً حصول رخصت کی غرض سے مسجد کے باہر تشریف

یہ ہمارے لیے دونوں جہان کی نعمت سے کم نہیں اور ہم جیسے گنہگاروں کے لیے بشارت عظمیٰ ہے۔ اس کی قدر کیجیے اور جہاں تک ہوسکے ایسے پیرومرشد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) لا رہے تھے، جب مجمع کے قریب پہونچے تو اس وقت اعلیٰ حضرتؒ آپ کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے گئے اس کے ایک گوشہ میں تشریف رکھ کر آپ نے فرمایا کہ ہم تمہیں بیعت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جب کوئی خواہش کرے اسے خاندان قادریہ اور نقشبندیہ میں مرید کرلیا کرو۔ حضرت نے عذر کیا کہ میں اس قابل نہیں اس پر ارشاد ہوا کہ بس، جو میں کہتا ہوں اسے کرو۔ حالانکہ اس وقت تک آپ کے دل میں حصول اجازت کا خیال بھی کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کسی سے اس کا ذکر تک نہیں کیا اور نہ اعلیٰ حضرت کی یہ عادت شریف تھی کہ وہ کسی سے ذکر فرماتے، اس کے سوا اگر آپ کو اعلان ہی مقصود ہوتا تو مجمع سے علیحدہ لے جاکر ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ جب ہمارے حضرت کان پور واپس تشریف لائے تو آپ کے پاس دُور دُور سے خطوط آنا شروع ہوئے جس سے حضرتؒ کو خود تعجب تھا کہ بغیر کہے ہوئے لوگوں کو اطلاع کیونکر ہوئی۔ ایک روز آپ کے پیر بھائی حافظ عبدالرزاق مرحوم آپ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے آپ کو بیعت کرنے کی اجازت دی ہے۔ آپ نے فرمایا تم تو برابر جایا کرتے ہو۔ وہاں جاکر دریافت کرلینا۔ اتفاقاً اسی روز یا اس کے دوسرے روز حافظ فرزند علی صاحب مرحوم مرادآباد گئے اور اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا اور جب لوٹ کر آئے اس وقت ہمارے حضرت سے یہ بیان کیا کہ ہم نے پوچھا تھا اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ :-

"ہاں ہم نے اللہ کے نام بتانے کی اجازت دی اور کون بڑی بات کی ہے۔ اللہ نے ان کی روح ارواح متقدمین میں سے بنائی ہے اور ایسے لوگ ہر زمانہ میں کم ہوئے ہیں۔"

کے حکم کی تعمیل میں سرِمُو فرق نہ کرنا، اور ان نصیحتوں پر جو اس مبارک شجرہ میں ہیں عمل کرنا اپنا فرض اور سعادت دارین سمجھیے۔ ورنہ بعد میں بجز حسرت اور کفِ افسوس ملنے کے کچھ نہ ہوگا۔ یہاں میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ صوبہ بہار اور بنگال میں مرید ہونے کا بہت شوق ہے مگر پیری مریدی کے اصل مقصود پر کوئی غور نہیں کرتا۔ بلکہ اسے بھی رسم و رواج کی طرح سمجھ کر کرتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیے جس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ بیعت کے بعد جو رابطہ و تعلق مرشد کے ساتھ ہونا چاہیے وہ بالکل نہیں ہوتا، اور نہ اس عہد و پیمان کا خیال رہتا ہے جو پیر کے سامنے کیا گیا ہے، یہ بڑے خطرے کی بات ہے۔ ہمارے برادرانِ طریقت کو اس کا بہت خیال چاہیے اور جو حضرات سمجھ دار اور پڑھے ہوئے ہیں۔ وہ ناواقفوں اور جاہلوں کو سمجھائیں۔

دوسرے یہ کہ مرشد کامل کی جستجو کا خیال (جس کی شناخت مختصر طور سے اس شجرہ اور ارشاد رحمانی میں ہے) لوگ بہت کم کرتے ہیں کیونکہ اکثر سنا گیا ہے کہ جہاں کوئی مدعی شیخت ان کے پاس گیا اس کی ظاہری حالت دیکھ کر اس طرف جھک گئے اور ایک شخص نے کئی کئی پیر بنائے جس سے پیری مریدی کی وقعت لوگوں کے دل سے اٹھ گئی اور اسے ایک کھیل تماشا سمجھ لیا ہے چونکہ اسے عام طور سے لوگوں نے ذریعہ معاش بنا لیا ہے۔ اس لیے محض خیر خواہانہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہیے۔ مولانا روم رحمہ اللہ کے اس فرمانے پر عمل کرنا چاہیے ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

تیسرے بڑے خطرے کی بات یہ ہے کہ دشمنان اسلام عیسائی، آریہ،

قادیانی کی طرف سے بہت بہکانے والے ہر بھیس میں ساری دنیا اور بالخصوص ہندوستان میں پھرتے ہیں اور ہر طرح کے جھوٹ و فریب دے کر مسلمانوں کو بہکاتے ہیں۔ خصوصًا قادیانی جو اپنے کو مسلمان اور عاشق رسول کہتے ہیں۔ ان کی حالت مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے۔

حضرت قبلہ نے باوجود ضعیفی کے بہت سے لاجواب رسائل ان کی حالت کے بیان میں اور عیسائیوں کی رد میں تحریر فرمائے ہیں۔ جن کی مستقل فہرست علیحدہ چھپی ہے۔ ان کے دیکھ لینے کے بعد کوئی مسلمان ان کے دام میں نہیں آسکتا۔

ہمارے برادران طریقت کو یہ کتابیں ضرور اپنے پاس رکھنا اور ان کی اشاعت میں پوری کوشش کرنا چاہیے۔ اور ایسی کوشش کیجیے کہ ایک انجمن خاص اسی کے واسطے قائم ہوجائے۔ جس کے ذریعہ سے برابر ان رسالوں کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے مبلّغین جا بجا بھیجے جائیں۔ تاکہ لوگوں کو دین کی ضروری باتوں سے آگاہ کریں۔ خاص قرآن شریف کی تعلیم جو اس وقت بالکل مفقود ہے اس طرح سے دی جائے کہ مخالفین اسلام جو اعتراضات کرتے ہیں ان کا شافی جواب اور واقعی حالت لوگوں کو بتائی جائے اگر یہ کام آپ کے ذریعہ سے ہوگیا تو پیر کی خوشنودی کے ماسوا دین کے معین و مددگاروں میں آپ کا شمار ہوگا اور خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گروہ میں آپ کا نام درج ہوجائے گا۔ سب سے پہلا کام آپ نے اپنی خلافت میں یہی کیا تھا کہ جھوٹے مدعی نبوت کے فتنہ کو ختم کر دیا۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس پر عمل کی توفیق کامل عنایت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

نادر کتابیں

فیوض رحمانی
مسنون دعاؤں اور مقبول اذکار کا نادر مجموعہ ہدیہ ۱-۵۵

ارشاد رحمانی
سلوک نقشبندیہ پر بہترین کتاب۔ حضرت گنج مرادآبادی کی تعلیم کا خلاصہ، ہر طالب کے لیے مرشد کا کام دیتی ہے ہدیہ ۱۱/۰۰

افادات محمدیہ
قطب عالم مولانا مونگیری رح کے کمالات وکرامات اور افادات کا تذکرہ، دل ودماغ کو روشن کردینے والی کتاب۔ ہدیہ ۵/۰

نسبت اور ذکر وشغل
نسبت اور ذکر وشغل کی شرعی حیثیت اور دونوں تعلق پر تفصیلی رسالہ حضرت امیر شریعت مدظلہ، کے قلم سے ہدیہ ایک روپیہ [illegible]

سیر مولانا محمد علی مونگیری رح
مولانا مونگیری رح کو خدانے دل دردمند اور فکر ارجمند سے نوازا تھا۔ وہ ایک مصلح، مبلّغ، مفکر، مصنف اور دینی تعلیم کو ایک نیا رُخ دینے والے تھے۔ ان کی ہمہ گیر شخصیت اس مفصل کتاب میں دیکھیے، قیمت ۲۰/روپے

ملنے کا پتہ
دارالاشاعت رحمانی، مونگیر (بہار)